

ایم نذیر فرنیچر ہاؤس



چند قسم کا فرنیچر حاصل کرنے کے لئے عبارت میں شریف لکھیں

ایم نذیر فرنیچر ہاؤس

ریلوے روڈ - گجرات

نمبر

29.4.66

نمبر

شاہ حسین

Amir

10/5/66

for the Punjab Adab

for the Punjab Adab

پنجابی ادب



پنجابی ادب

پنجابی ادب

جنگلی کی ایک تصویر
A VALUED CLIENT....



NO PRETENSIONS PLEASE—CLIENTS ARE CLIENTS. FOR US A
THUMB IMPRESSION IS AS GOOD AS A CHEQUE SIGNED WITH
A SEASONED FLOURISH. THEY MERIT EQUAL ATTENTION.
PERSONALISED SERVICE COMES FIRST WITH US.

U B L **UNITED BANK LTD.**
PROGRESSIVE BANKING SERVICE

مولانا غلام رسول مہر کی نئی اعلیٰ کتابیں

یہ کتابیں گورنمنٹ پبلیشرز پوسٹ بکس ۵۷۸ لاہور

جنگ عظیم - جنگ عظیم کی تاریخ اور اس کے نتائج
 ۱۹۱۴ - ۱۹۱۸ء
 جلد اول - جنگ عظیم کی ابتدا اور اس کے پہلے سالوں کی تاریخ
 جلد دوم - جنگ عظیم کے وسطی سالوں کی تاریخ
 جلد سوم - جنگ عظیم کے اختتام اور اس کے نتائج

دینی نسانی کا ارتقا - دینی نسانی کا ارتقا اور اس کے مراحل
 ۱۹۱۹ء
 جلد اول - دینی نسانی کا ارتقا اور اس کے پہلے مراحل
 جلد دوم - دینی نسانی کا ارتقا اور اس کے وسطی مراحل
 جلد سوم - دینی نسانی کا ارتقا اور اس کے اختتامی مراحل

پارسی زبان - پارسی زبان کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۰ء
 جلد اول - پارسی زبان کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - پارسی زبان کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - پارسی زبان کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

قسطیہ - قسطیہ کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۱ء
 جلد اول - قسطیہ کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - قسطیہ کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - قسطیہ کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

انسانی کونوٹ - انسانی کونوٹ کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۲ء
 جلد اول - انسانی کونوٹ کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - انسانی کونوٹ کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - انسانی کونوٹ کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز پوسٹ بکس ۵۷۸ لاہور

کلائیکس کے نئی ماہرین برقی کمپنی کی شینری بنائے
میں مخصوص اہلیت رکھتے ہیں!

مصنوعات کی فہرست میں روز افزوں ترقی



ٹرانسفارمر - ٹرانسفارمر کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۳ء
 جلد اول - ٹرانسفارمر کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - ٹرانسفارمر کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - ٹرانسفارمر کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

برقی پکے - برقی پکے کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۴ء
 جلد اول - برقی پکے کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - برقی پکے کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - برقی پکے کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

میٹنگ - میٹنگ کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۵ء
 جلد اول - میٹنگ کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - میٹنگ کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - میٹنگ کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

پیش کش - پیش کش کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۶ء
 جلد اول - پیش کش کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

پیش کش - پیش کش کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۷ء
 جلد اول - پیش کش کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

پیش کش - پیش کش کی تاریخ اور اس کے قواعد
 ۱۹۲۸ء
 جلد اول - پیش کش کی تاریخ اور اس کے پہلے قواعد
 جلد دوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے وسطی قواعد
 جلد سوم - پیش کش کی تاریخ اور اس کے اختتامی قواعد

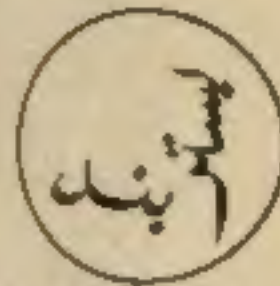
کلائیکس

پاشیداری واسطیلا کارکردگی
میں لائی

دی کلائیکس انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ

کلائیکس انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ، لاہور، پاکستان

دلکش - دیدہ زیب - مضبوط اور پائیدار



ہر قسم

تھوک و پرچون خریدنے کے لئے:

عالمگیر ہاؤس

شاہ عالم مارکیٹ — لاہور

خواتین کا پسندیدہ ڈیموکریٹ

دیکھنے میں دیدہ زیب

مردوں کا پسندیدہ ڈیموکریٹ

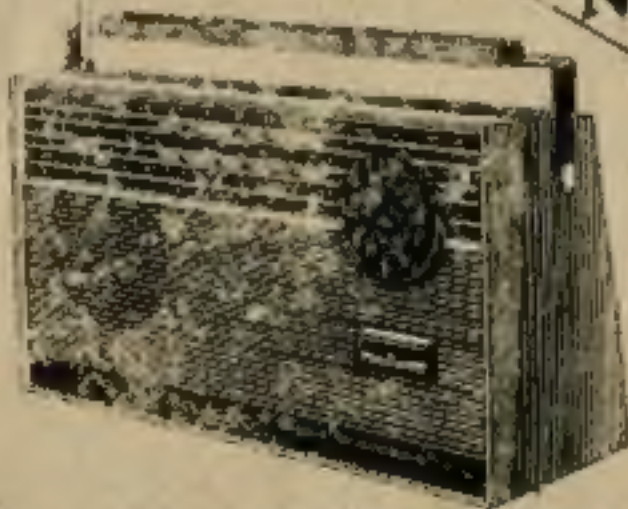
کارکردگی میں سیکسٹا

لڑکوں اور لڑکیوں کا پسندیدہ ڈیموکریٹ

مضبوط اور پائیدار

دلکش و زیب

NEC



RCA

یعنی کوادری آل ٹرانزسٹر ۳۳ سینٹی میٹر بکس

کیمیکل ٹریڈ مارک کمپنی
لاہور

پنجابی ادب لاہور

ادب کلچر تے چائے

شاہ حسین

دی نذر

ماہنامہ پنجابی ادب لاہور

جلد ۷	اپریل ۱۹۶۶ء	شمارہ ۴
-------	-------------	---------

نگران
صوفی تبسم

ایڈیٹر
خالد ساجد

نق: دو روپے

ناشر: محمد عبداللہ
طابع و نقوش: پریس لاہور

پاک ٹی ماؤس — وی مال لاہور

بچیاں دے ودھیا
تے دل کچھویں
سینے سوائے کپڑیاں
لئی



ڈین جیلڈرن ڈریس کمپنی (رجسٹرڈ) دی مال لاہور
تے
۳۶۔ انارکلی۔ لاہور — فون نمبر ۶۲۰۶۲

ایس پرچے وچ

پہلی ل	ادارہ	شاعری
تبرک		
لاہور	شاہ حسین	۵
تصوف		
سوانح و انکاس	پروفیسر حسین سنگھ	۱۳
شاہ حسین و مذہب	مولوی سنگھ بھول	۲۲
ایہ طائیت	غلام یعقوب انور	۲۵
ناول		
ہاں حکیتا	فدرا کشمیری	۳۴
معزرت ماحول لال حسین	فدرا احمد چشتی	۴۱
شوہ		
شاہ حسین تے اوہ ملائیں مسعود اللہ خاں		۶۳
مکلیت		
شاہ حسین تے مکلیت	افضل پرویز	۶۹
وچار		
شاہ حسین	جیلانی کامران	۷۵
کتاباں		
شاہ حسین باہرے کتاباں	محمد آصف خان	۱۴۵
شہر		
شاہ حسین و شہر	آغا یحییٰ	۱۵۱
رپورٹاژ		
دیوانے لاک	حمید شیخ	۱۶۰
ڈاکا تے لک	زینو	۱۶۱
آزادی دا ڈھول	طارق حمید	۱۶۵
کروا میل میل	راجہ رسالو	۱۷۱

سری راگ

تبا میرے حال نامحرم توں

اندوٹوں ہیں باہر توں ہیں، روم روم وچ توں

توں میں تانا توں میں ہانا سمجھ کچھ میرا توں

کے حسین فقیر نعمتا میں تاہیں سب توں

راگ گوڑی

چرخه میرا رنگش لال

سے وڈ پرچہ تے وڈ مئے ایں کہ گیا ہاں چمے

سائیں کارن لوٹن گئے دوسرے دیکھایا حال

جے وڈ چرختے وڈ کھان بے آہاں سیس گندائن

کائی نہ آیا حال و مذاہن ہن کائی نہ چہدی تل

وہی کہہ رہا تھا کہ وہاں مسجود اور وہی پڑا

میں کیسے پھڑپھڑاؤں سے مانی سستہ ہٹیاں میرے خیال

جے وڈیر نہ تے وڈی بھئی دایاں میرے ہر تے رکھی

کے حسین فقیر سائیں وا ہر دم نال مستی حال

1890

حقیقت الفقر

سارحمی علی وج فارسی نظم وچ لکھی گئی
شاہ حسین دی سوانح عمری

علمی تصحیح و اضافہ

Very nice

Very good

Amara Sahib
- 10 -

2. 10. 66.

under felt

الحمد لله رب العالمين

۱- کماله تو کریم ص
 ۲- کرامت دارم ص
 ۳- کرامت دارم ص
 ۴- کرامت دارم ص
 ۵- کرامت دارم ص
 ۶- کرامت دارم ص
 ۷- کرامت دارم ص
 ۸- کرامت دارم ص
 ۹- کرامت دارم ص
 ۱۰- کرامت دارم ص

ملاطمة
ضم طم
نستطام
بالضم

راگ وڈ سنس

سے دو نال بجن دے رہے دو
 کھ کھ بدیاں تے سوٹنے سہوہرتے ہے دو
 لوٹے ہر وچے دھڑناو تان ہی مال نہ کیے دو
 سخن جیناں دا ہووے دارو حال اُتھائیں کیے دو
 چندن کھ لگا وچ ویڑے زور دھلانے کھیں دو
 کہے حسین فقیر مائیں دا جیوندیاں مرہے دو

گٹے ماندی اسے فی تیرا جو بن کوڑا

پھر نہ ہوسی آ رنگلا چوڑا

وت نہ ہوسی آ اہل جوانی ہس نے کھینڈے نال دل جانی

مونہ تے پوسی آناک دا دھوڑا

کہے حسین فقیر نماں جو تھیں رب ڈاڈے دا جانا

چلنا ایں تان بندے مولا

راگ گوہری

فی سیوینوں ڈھول بے تان جا ہے

برہوں بلانے گھتی تن اندر میں آپے ہوئی آپے
 مال پن میں کیل گنوا یا جو بن مان ہیا آپے
 سہ راون دی ریت نہ جانی اس کھنے ترنا ہے
 عشق و چوڑے دی بانی ڈھانڈی ہر دم مینوں تاپے
 کہیں کہیں نال دار نہ دتی اس کھنے ترنا ہے
 سخن دور نہ قیوسے دل توں ویکیں لوں من تاپے
 کہے حسین سہاگن مائیں ہاں سہ آپ سجا ہے

فی سیو ایں زیناں دے آکھے گئے

جیناں پاک نگاہاں جونیاں سے کہیں نہ جانے ٹھکے

کالے پٹ دھڑے سفیدی کاک نہ قینصے سہگے

شاہ حسین شہادت پائیں جو مرن ہتراں دے اگے

راگ وڈ سنس

ساو سچ بندھا لے نی، ساو سچ بندھا لے نی
 ساو میرا قیمتی، کوئی دیکھیں آئیاں تڑپتیں انہیاں بے سہ سلا ہے
 ساو پایا ٹنگے، کوئی نہ صحت آئی ٹنگے، دتا ہیں نہ جانے
 ساو دھرم شہر دا، کوئی آیا برفاں بہر دا، ہانا کر کے رہے
 ساو دھرم گزرتا، کوئی میں بھو پئی رات دھرتے دھندھانے
 ساو دھرم لٹاں دا، کوئی رہ دلاں دیان ہاندا، تھی شوداں لہانے
 ساو میرا دل دا، کوئی نہ نہ نہیں مال دا، بس ہے کھانے جانے
 ساو بھو نہیں بھو نہیں، کوئی تھیں رہ دلاں دیاں، بھو رہ کیت جانے
 سچے ساو دایاں، کوئی اک ہر چہ دیاں ڈیر تھیں نہ جانے
 ساو دانگ جاو تا، کوئی پھر نہ اس جگ آو تا، پتے کھر کھائے
 ساو میرا آیدا، کوئی شام بند رہا بن سنیما، جاتا بھرے راجے
 کہے حسین گدایا، کوئی رات بھل وچ آئی آو سب ڈو رہا ہے پروا ہے

راگ آسوری

اب دن یمنوں سپنا تھیں گلاب باہل دیوں وو

اڈ گئے جو رکھتاں دے بھوں سن پڑ سن ڈاہیں
 جیت کن گئے سوئی تن جانے بھو رکھتاں کرن بکھیاں
 رہ دے قافی دل نہیں راضی نکال ہوئیاں، تن بھوں والیوں
 سینی راتیں یکے پوسن جو نال صاحب دے جاسیاں
 نائٹوں جینا تے ذات جلاہیا، جلاہیاں دینیاں تانیاں والیاں



جیت دل میں نہا ہنتر ہا او تے ونجہ آکھیں، میںڈی ہنڈی وو
 جو کن بھوواں دھواں پاو، تیرے کارن میں مرجواں
 تیں دیاں میری تانڈی وو
 راتیں درد میں دھندلی۔ مرن اسڈ و جی وو
 لٹاں لٹاں کھ وچ پایاں میں میرا کن آو دی وو
 بھل بیٹھ پھر، دھونڈی کوکھ سناں ماری لٹاں دی وو
 کہے حسین فقیر نہیں راتیں دہیں میں جانڈی وو

راگ آساوری

جتن دے بہتہ بانہہ اسادی، کیوں کر آکھن چھڈوے اڑیا
رات اندھیری بدل کنیاں، ہا چھہ وکھلاں شل نییاں

ڈاڈھے کیتا سڈوے اڑیا

عشق تھوڑی سی جانی، پٹی جیناں وے پڈوے اڑیا
تھوڑی کھوڑی چین، ریت نہ لڈوے اڑیا
نت بھرناں چٹیاں اک دن جاسیں چھڈوے اڑیا
بے حسین فقیر غانا نہیں میناں نال لڈوے اڑیا

راگ جھنجھوٹی

ٹاک وینڈ ہی کھ فٹ لے

آیا ٹاک مول نہ موڑیں ٹکا پنہا ہاکھٹ لے
پیرے دن چار دھاڑے ہر ول جھاتی گھٹ لے
دل دے گھر داج دھوئی دڑ بڑ پوئی کت لے
ہور ناں نال اوہا کریندی ساتھوں ہی کھ بہتہ لے
کے حسین فقیر غانا ایہہ ساوہاں دی مت لے

راگ دیو گندھاری

سجناں اسیں مور یوں لنگھ پیا سے

جھلا ہویا گڑ نکھیں کھ ہلا، اسیں مین بھنا توں چھٹیا سے

دھندھرائی کتیں لگی اسیں سرورہ ما نہیں دھوٹیا سے

کے حسین فقیر سائیں دا اسیں پتر ٹپ نکھیا سے



پیاسے لال کیا بھر واسا دم دا

اڈیا بھوڑا تھیا پر دسی، اگتے راہ اگم دا

گورکھی دنیا، کوٹا پسا سا جیوں موٹی سٹبم دا

جیہناں میرا شوہ ریجھا باہ، تنہاں نہیں بھویم دا

کے حسین فقیر سائیں دا، چھوڑ مر رہی بھسم دا

کل درنگان میں اسے لئے بات توں پس دیسی مئی رہنا دی فکری دنیاں کدو ہر مسد
تے کلاں وچ دس سوچتے دیاں نکلناں ناوں لے دل پا دیندے ہی ۔ اور کجھوں تک کے ہر
جانہی تے عام سکن گئی والیاں توں منہ پر پے جانہے نیں ۔ مطلب ایہہ اے کہ آپ بچہ
پچھوں بعد کاجوں توں لاند ہو جانہ لے ۔ کیوں جے تیویں شامیں ہور دیاں

چشمیں پلٹ نکالیں جو ہیں

کہیں نہ جانے سے ملے

کابلے پٹ نہ پڑے سفیدی

لاک دتھیندے کہ — نی سیدو اسی نماں دے آکے لے۔

دوبی ہات جینوں ملائی وٹے اُتے ہات ناس لاسے نرا پیدا ہے۔ لالہ کو سے
معنی میں ملاں دس و اسے کہ سب باجہ کوئی عبادت سے تعلق ہیں۔ طلب تھکے میں ادب
خاں ہور کوئی سے اسی نہیں۔ ایسے وائے پے کے حضرت یزید ہمدانی زنتہ مدظلہ نے جنوری ۱۹۰۷ء
وا سوالوں کھڑوں فرمایا سی۔

”لوہاں دی توبہ گناہاں توں“

میری تو یہ لالہ ہو سے

اپنے لڑکے حضرت مسیحی اسی کے والد سے تھے کہ آپ خدا کے رسول - سے بھیج دیے
"خدا" یہاں نہیں ہندو کے ۶ (۲۵)۔

”میں ابھی سے سنا کہ لڑوں کیجیاں ہوں اور پھر بھی وہ مرے۔۔۔“

یہودی تعلق بھی اہل حضرت شاہ حسینؑ کے ہوں۔ اسی فرقہ سے۔

راجپوت راجپوت میٹوں مسجد کوٹ احمد

میرزا محمد علی

۱۱۱. اسی سولہ کی میں تہیے مایہ بھون

جہیں ستھوا لڑیں میں چرس ڈھونڈ پینہ سی

دعوتی سوسائٹی

بے حسین، ساوھس جسے طیار

۱۰۰

ایسے باتوں میں حسین علیق کے موبوں پر عجیب و غریب اثر ہوتا ہے کہ وہ درویشوں کے لئے "تکلیف توڑ
پتھوں" کی عین ایک بڑی خدمت تیار ہو جاتی ہے۔ لکھنا، لکھنا، یہ کہ یہ ۹۔۱۰ جو بڑے
"ایتھے" ہیں ان کے لئے - ہرگز میری پرستش کو ہے۔

قرآن مجید، صحت کے لیے ایسے مقامات پر ایتھنل ٹریٹمنٹ سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ یہ آج کل کی

وہ نہیں جانتے۔

تمہے "خیر و برکت" : مہم ہوتے ہاتھ کسی دیکھ کر سے نہ مال دوسرا ناں نہ سہ سہ

تجربہ

مسیحی علما کے انتخاب سے:

”ماہنامہ اردو کی مجموعی ویب سائٹ اردو نیوز پر مضمون کا متن درج ذیل ہے۔“

شیخ فلاحون مدنی و رشتہ اے

تقریر جنید رحمتہ علیہ سے فرمایا: "جہد تائیں تمہیںوں سے رسیدیق سندیق نہ آکھن نہ آئیں"

ہاں صدیق دے دستے تھے نہیں پاڑ سکرا۔

ام نعلی و این است

”جیسے نوید، درس ایسے قریب تک تحقیق اور تدقیق ہوئے“

مطلب یہی کہ وہ ایک ہوا ۔ لڑکاروں میں ہو کے طاقت کی پینڈ شہیدان ہار مرنے چاہے
 جس کا دل بھرا ہو سکے تاں پینڈ پینڈ ہے ۔ شاہ حسین ہوس بھی نہ آگیا سی ،

شیعہ کے پروردگار نے انھوں کو جہنم تک نہ پہنچایا ہے

کے معین! غیر سائیں وا! غلامی پریت نہ توڑے

عزمت دی پند چن رالیں راک مقام حبیبؐ زند اسے عہد کھیند حضرت پند چن حجتہ علیہ
السلامؐ یہ آگے دتا ہے:

”بیس لے میتوں بڑھتے آئے یہ آگ کے برون گاہ پہنچی تو رستے میں مالک

یہی وردیاب عاقتی تھے بدنام ہیں ۲

میں نے کہا توں شاہ حسین موروں غیبی سی

اسی گھبراہٹ سے فریاد:

نیکو چاہیں تو اس سے بچو جس سے لوکا

جنتی گل

درویش کو تاد ثواب و فکر صاحب آسب رحمہ سے نہیں۔ ایسے معنوں کوں حال سے دور
مر نہیں۔ پس کر کے ایہ نام اشاریوں و بیج کی پائی پاندی سے۔
مولا حال سے ہیں خواجہ غلامرضا صدقہ کوں سے پچھا
یوں ہی یہ بھٹیوں دی ہشتیں جان لیں؟

بھائی یہ تار ساقوں گیت سے پتے سا۔ حال مال بہتیں ڈالیں
اک ملک فرما دے میں پٹی میں اک دن اک ہی گاؤں دی دست چوہارے تے پکار
کیوں اک جنازہ فکھ ٹرا۔ رنڈی سے پی لوندی علی باب ہادی۔
"لی ویدہ کھار۔ ایہ مرد ہشتیں جاندا اسے یا لوندی؟"
نامک نے جدت دار کے جواب دنا:

بھائی یہ مردہ تار دوستی اسے
ملک فرما دے میں امی چہر ہو کے پچھا:
"میں دریاں جدی عبادت کیتی اسے۔ پیر میں اسے توڑی۔ قہوں یہ نہیں رہا
توں یاہر گل بھوں پائی"
اسے جواب دنا:

"ساشی جی یہ عبادت ریاضت و کم میں یہ تار دوستی صاحب د سے
ہے پادروں شاہ حسین جوڑا کھیا سی۔"

کیوں ایسی کے
جیہاں عشق تیسرا کتس یہا
نہیں ایسی سے
رہ عشق پہلی مضمون
دوسروں پہنچے سنے
کھاں مال۔ پھر سے دیو بی
چرخے نہ نہ سنے
کے حسین حق سائیں د

میں جتان تل سنے
کیوں ایسی سنے؟

عزت میاں رحمت اللہ علیہ فرمادے ہیں:
"پڑتے ہوئے کوئی ہر فرقہ سے ہر جماعت لے لے لوندی ہے"
آپ کے شکل دنا:

یہ وہ ہر شہر بیج اک حد تک مسلسل مال و مولا اسے جس پائی لوندی شہروں مال
بیج کے لکھا پڑے تے وہہ کے ہیئت نہ پایا۔ اک وردے اوڑھ لی تارں کوئی کئی
میں ترس گئے۔ خونپاں سے باز سستہ اسے دھامکے پچتے۔ پردوشوں اک چٹ
ر قمری۔ پاروں نے مندر جوں جوں ترلاہ رہا۔ وہ سپوں مار لوندی سے رہے۔ جیسے اس
ہو کے تے۔ ذہنی کدو تے لب ہادی۔

سچ ہیئت جیوں جیوں
تے چنہ وردا سے

میں تے دن اسے ڈھلی ٹھکی۔

آہستہ سے کر اس کو لوگ تے پکھت بدل دھار پھانے و رتھیں نگ پیاں۔
ایس مقام سے پڑ کے کہ تاد وی عام و نہ قائم نہیں رہدگی۔ پیسے تھار ہاں سے تحریر پچھے ماہ
سے تادہ کر دیں دیا سی۔

"بھیا! کھا حرم کے شکرانہ کر تو یہ ترک تھوڑوں
چوڑ ہیئت سے پکڑ کانا پیرا پچھے جہد مددیں
نا ہی لکھ لکھا سی،

"گاہ نا ترک دی گاہ اسے"

یہی وہ حسین لکھی گئی دینا ہیں ہا پید کیوں ہے شاہ حسین رحمت اللہ علیہ نے ہر گل و گلبرگے کی
اس۔ سچو پچھے ایسی کے ملک چپ ہاڑے ہیں۔ لڑیا۔

آپ ہا ہیئت میں لانا لکھی
سچو پچھے پچھو سے لکھی لکھی
کوئی درد نہ چھوڑی تیرہ دی
اوتے جہد نہ کوئی قبول میں
مسئلہ پچھے دی

آئے تھے مسافر مئی دوستی خدمت کرد
 عطاواں سے قال صحت فخر اعلیٰ دا ہوا
 اک دوسری تمام اسٹ خدمت کار کدی
 کتی مدت قدرت اندر کیتی دوسر ندی
 دویں طالع ہم ہمیشہ اک باقی اک صافی
 رہا پھر مرلی تھے ناک یا دویں کافی
 لاسیوں داکب نامہ میں اس سے کہے جانا
 راج دہان سے بیگاری مریج بہ کے مولا
 پیر جہاں د سب نامہ دوست حلا مسی
 چار دہان سے دوسرے داکب سے بہ کے مسی
 شاکر دہاں دی خاطر دویں قے ساں گشت نے
 صحت کوئی پہچے نامہ تھے مریج بہ کے

جہانگیر دہلی دہلی سے پند اسٹ خدمت کرد
 دے اپنے عطاواں دی ایہ ساری مولا
 تاریخی سند سے طبع تھے پش پش
 اندر ایک اعلان مریج بہ دویں گشت نے
 شاہ حسین مریج بہ دویں گشت نے
 جے اوساں مریج بہ دویں گشت نے
 مریج بہ دہلی سے دہلی سے دہلی سے

شاہ حسین مریج بہ دویں گشت نے
 جے اوساں مریج بہ دویں گشت نے
 مریج بہ دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

"جہانگیر دہلی دہلی سے پند اسٹ خدمت کرد
 دے اپنے عطاواں دی ایہ ساری مولا
 تاریخی سند سے طبع تھے پش پش
 اندر ایک اعلان مریج بہ دویں گشت نے
 شاہ حسین مریج بہ دویں گشت نے
 جے اوساں مریج بہ دویں گشت نے
 مریج بہ دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے
 دہلی سے دہلی سے دہلی سے دہلی سے

کتابت خانہ کتب خانہ کتب خانہ کتب خانہ

یہ تذکرہ کرنا یہاں - بچے میں زیادہ تان نہیں پر خباب سے وہ مستعد شاعرانہ خیال سے یہاں سے
تے عشق پر دال ک جنت ضرور پیش کریں گا۔

معتاج ویرا قیر سے سکتے و سوزگرت ٹہنچے تہہ پید کی
بڑ پتہ ہوں تھا ساس تیرا ساموہ - ہیں کوئی بلد ان
تیروں سے کوڑے سڑک کوڑے دوست و نیاں لی وں احمدی
گئے وقتوں ویکہ ویت اندھنی واکہ پیا سہ طہا ای

قی - ہاں سے پھر خے کوں کوں اولے سے جدات اولیٰ توڑی
سے سے روئی پیار سے نام ولی وٹ پوہاں بھی نور ہوئے
تلا صدق قس دی ملی یا کے من کا یا سہا ہے سہو کوٹ
عشق ہر کوں کند رہو ہر دم سے کپڑا نہ منظور ہوئے

ایساں قول ویکہ حضرت بے شاہ دیار کی لافوں دیچ پڑے آؤہ اسے - اس کے معنی تو -
چرت وں مستقل موضوع بناوے سے تیروں پتہ شک رہا - کوئی عہد سہا -
سے کت پڑے شام منہ کی کی ایس لکھن توں پتہ ویر کی
یا پھر پڑے شمس عہد میں -

چرہ کت چھوہری ٹیاری جنت کاب جیسی ساری

دلی کی جگہ سے اہل کی ولی مل - سو اس میں تان بچے ایو بچے آں کہ ساد میں کوں کوں
عرفت عاجزی نے انصاری سے طور سہل کہنے میں - پھر انصاف بدھن تانوں واقعہ کی طرف
میں - تے اوہاں دی سند سے کے فیو میں مٹری مٹی ہا سہ دی - پس سے وہاں کوں -
ساؤت کچہ برنگ پس مست مست اکوہ اس میں سے فیو - سو ہاں میں توں متا -
چاہوں تان وہاں کی مٹری - میں روکن ولسے کوں - میں میں وہاں کوں - توں سے وہاں -
اینا ضرور اکھوں کا پتی وہاں سے فیو توں بچے کی نہیں پتہ ایہہ دی بہہ گئے اسے -

سکھ جائی وڈی - نیانی فیو توں دی ذات
تا وہ میں کی عاجزی - صاب ہاڑی ذات

پہلی ادب کا دور

پہلی ادب کا دور

حضرت نادر ہوالال حسین

تحقیقات چشتی توں

حضرت جوئے نام حضرت سے مذہب جوئے سن تپ تی کپہ دجہ اسے نادر کی پہلی لکھ سے
نیک پال بزرگ سر - اس وقت سے شمس سے عید سر - تپ و مزاج سزاؤں پسند ہوئی تے
وہ تپ وی ہاڑے سہی پئی میں بر جہاں اسے اوہ مدھوں کی ہوا اسے جہوں شہرہ شراع و ج
اوہاں توں شوق الہی جوئے سے اوہ جہاں ہر کئے تے اوہ سے روئے حایہ معرفت علی لہر مدھوئے تے
- پتہ تے صدق دل مال دوساں میں روئے مبارک تے جہاں دہسے رہے - ولسے تپ توں
تلاوت ساقہ میں ویا - و سبب جوئے تے دفعہ حکم و عیانی شوق رشت وکر ہاں اسے روئے مبارک تے
ہاڑ تے تپ اسے تے میں تپیں اکٹاف دیچ تپ سے دیں ایو تپیں شگلان گل سوس - واکوں
بیت نہ گئے تے کی کینا جی توں دیسوں - جوئے روئے شہرہ بناسپ رہوں - مدھلی اندھلیہ وکھ سے طوان
نی سرہ مدھوہ دل ٹہنچے تے - دتے جنت البقیع دی زیارت کینی - تے سرہاں - مدھ سے روئے نام جہاں
سے جناب زین العابدین تے مر جعت امام وکر تے مدھ بعد مدھوئے تے جناب سید ساد و قاتلین بہت
معرفت بی بی وکھ ازہر تے متا پر اصحاب تے مدت عثمان بن عفان حایہ شمس میں مدھ سے سہر میں توں
انہاں تے ساد میں کوں ہاڑت سے کے جہاں شہرہ دی وکھ ہوئے تے روئے حایہ معرفت شہرہ شمس
علی عتوہ - جنت حایہ سے پتہ جہاں تپیں اوئے جہاں دیسے رہے تے فکارت وکھ دی تپے -
تے اوئے عرض کتی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں - جہاں میں مدھ جہاں - پتہ میں
فروں رشاد عیسیٰ لغز شریب دیچ جہاں دتے حضرت عثمان راست سید کوں میں عتہ انیس محبوب
سجہاں عقب مدھلی تپے جہاں جہاں سے مدھ مبارک دی زیارت مدھ سے مدت وکھ حاصل کوں
پتہ تپے مدت میں مدھ شریب توں تپے جہاں مدھ شریب اسے تے پور اک سہاں جہاں دہسے رہے
سے مدھ مدھ جناب امام عتہ دی زیارت سہی تے اوئے حایہ شمس ایو تپے جہاں مدھ شریب مدھ
سے مدھ مبارک دی زیارت سہی تے پتہ شہرہ بناسپ حضرت خشت الاکثم وکھ جہاں تپے توں

نہیں رہتا۔ ایسے سے سوچ راک راک د ہی ریس میں ہے۔ راک دویا دا جھوں جھوں دیوں کانیں جو
 مال پڑے تان اوںوں لپہاں وچ کئی راک راکیں دا طوطا کوئے گا راک دویا نے شاعری دیکھ کر
 دکھاں لوں جہاں کوئے ہیں۔ لال حسین دیوں لافیاں پڑھیں تے اوہناں سے بولیں کہ سہیاں بہت کم
 کہ چھوڑے دے ہائے کیہ ہونے میں پریمی دی یاد وچ تڑپیں وئے کس طرح توہے میں۔ اے
 پیر ہائے دے پریمی ہر تک کے سہے آپ مال طان یوں کوئے ہیں۔ تے نالو اعلیٰ خوداں د
 ہر پروردے میں لال حسین نے ایہ ساریاں کیعتیں اپنی شاعری سے اعلان دی کوئی ہنر وچ بن وئی ہے
 ویناں اکر دیوں گلاں وچ راک راکیاں سے جنسے بول بھرے ہیں اوہ ایہاں گنچیں لوں ہر
 روشن کر دیندے ہیں جیہاں لوں جیوں کر شاعری تے راک دویا دے۔

لال حسین دے اڈیاں دا انداز کھ پھن لافیاں توں بجا دے گا۔

سیو پیر مایاں تان کن ملاو!

لال ہونیاں گئی

لال کوں دای دے گندی بھاؤ نہ گندی ماؤں
 راک راجن ہل ہل گندی پھٹے ہیر سمجھوں
 روندی پڑ جھال کھاسے رورسی دئی او لافیاں
 فونی کھڑے دکھا ل دئی روناں تے گڑاواں
 تاسے گندی لوں راک دای دے گندی گولیاں دوسر ہائے
 کراک ہر راجن دی سبھ میٹھنے مل آئے
 راجن ہی کالی اپنی ہی کالی چھو لافیاں بچے
 سکے حسین فقیر نانا دچیاں رب سے

شاید ماحول حسین پیر شاعری بیٹے نے دیکھ لے دے سبھ وچ جتے رہیں دے
 جس نہاں وچ پیر تے۔ بھا بھائے وہ ماحول حسین دے ہائے جیہاں ہی وڈوں پیر دے
 صاف تے کلم لایا جاتر رہی سی۔ ایسے توں دیکھ تے ادا تے چاپ دی تری تری تے پڑا دے
 دی حواش ظاہر کرنا تان بہت وڈی ل کی۔ شاید ایہاں وڈوں توں ہی دیکھ کے لال حسین نے پیر
 لوں دے دی تھاں دیر دے سبھ وچ پیکل لیا ہے۔ ہر واقعہ اختیار کرن دے بعد دی وینا
 پان فکڑ یا سہلی لوں سبھ دے دے پیر وچ نہیں۔ ہر دے دے وچ سبھ دے پیر وچ۔

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

لال حسین نے زیاد شاعری دیں رساں توں جیڑن سڈی دھرتی وچ جیڑن سڈی گنیاں میں ہر بار
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

تے دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

لال حسین۔ میں گندی گندی گندی گندی

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ
 دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ دے پیر وچ

شاہ حسین دیوانہ ویاں دے ایسے علامتیں پھیل کے تری ٹاپل نامیج بن جاندیاں جس تک بجا صولی جوں ہند
 اور صاحب سوس پتی ماحولہ لطیفیات دے کڈھلا مسکد ہر سہ تے کل تجربے دی ترکیب دا دیاک بعد
 پر طبعی تجربے سے ایسے پامیوں پھر لے پور میں آویا یوں جے ایہ حقیقت سمجھ لے
 پوری طرح سب کو کدی حقیقت تائیں پہنچا داکو اب وسیلہ براہ راست تجربہ ہوندا اے اس دیاں لے
 رامت اسی مار حلق دی حقیقت ایسے سلسلے دے مرکزی تھوڑی سے علم اداں کے قاصی دے
 تجربے دی گہری سطح و شعور ہوندا ہے۔ تے ایہ ایمان اے حقیقت دی اکائی دے اداں دی حلو
 ٹھہرا بن پند ہے۔ پس شاعر دے دکھ دی درد مار لے مانی لول میں اے یوں تے ایسے لے
 جان فدا لیں پس رنج و اندس چھڑا سکد اے۔ شاہ حسین دیوانہ نظریاں لیاں وستاں اچھوڑا دیں
 علم دے شوق دے حق دی حد اداکھ جاندی ہے۔ صولی لول علم دا دعویٰ میں سودا اوتھن جاپے دے
 حقیقت دے سبک حاصل کردے۔ ادا نکال صرف دل دی ادا کے حالت ادا لیتھدا اے۔ جیڑی دھوڑا
 اظہار لے اچھوڑا جاندی اے۔ شاہ حسین دی شاعری دے سافوں مسدس مار دے سان نظریاں میں دے
 دیاں فالیاں دے تجربے دے انسانی رات دا دے پیڑا ہوندا اے جسے تائیں پے اس زبداں دھن دی
 میں پہنچ سدی۔ تے جیڑی تہی علم دی حدود پار دے۔ شاہ حسین دا دے ہر حقیقت و تجربے دے
 دے دلی دا احساس ختم ہو جاند اے تے طالع اپنے آپ کوں مطلوب دے جذب ہوندا اداکھ

دلی مانی لوکدی میں آپے نہیں ہوتی
 راجس راجس جتوں سمجھ تھوڑی نہ آجھوٹی

فیوض تے سدا راست تجربے دے دارم قدم جوں پاروں شخصی تجربے دی حقیقت پہنچا
 حقیقت خال دے سبیلے دے تجربے صوفی مذہب دیوں فیصلہ توں آپ جو جاندا اے۔ سافوں شاہ حسین
 شاعری ہمسے اچھے دے وجود تے داخلی حقیقت دے ہر سہ ہلے کھدی جاچی دے
 لول احساس ہی پٹی حاصل نکال اصولاں دی پابندی تھدیاں لول جھان لے جان دا دے وہیں جگ سکد
 کیوں جے مشیل جیے سبیلے تے لگی ہندی دے وچکار کدھ بن کے جس حلو سکدے۔ وہیں اک دھڑ
 پائی دے مذہب دے دھان لول لول ہیں ردا۔ سافوں اوہاں دی بیانی دے لول جو حلو
 اے جتے پیرتھیاں اصولاں تے نظام دا پیا چھڈ کے اوہ ذوق تے داخلی تجربے دی راسے پیسے لے
 اوہیں دی شاعری دے سافوں انسانی حقیقت و رات دی اوس لے سبک ٹوڑی گدی سکد
 دے حقیقت اے نظام ہی کے جیں سکوں منزل ہی کے سامنے آوے دے۔

جیے جم کھڈے منہ ویرٹس۔ جیپ دیاں لول ہر ٹرے
 اسی ویرٹس دے لول درد دے اوسوں قلمت چڑھائی
 تس دھانکے دے محرم نہیں۔ جت مشیہ آدمی جانی
 دیکھ دے دے دے آکا سو ہے اے دے دے دے دے
 فانی دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 لے جیں فیروز سائیں دا اداکھ دیاں کوں چھڑے

ایں کانی دے مافوں اک چھے تجربے دا دھڑا کھڑے فوسی جیپ اظہار لیتھدا اے تے شاعر دے
 لول ہی جگہ اک عمل لکائی با دیند اے۔ جیڑی دے دے زور پاروں اس کانی دا جھڑی لول لیک جیہا
 دے لے ایہہ لول مافوں تصویریں اک لاپس دے لول پاروں اک دھڑے لول ٹھہریں جاپدیاں تے ان
 ستر لیک دے موت تھپے مانی خوریک بن کے آوے دے دے سکوں نظم دے ہاں لے پیکر لول دے تریب
 لیتھ دے۔ شاعر تے محبوب دے وچکار رابطہ دوسوں دھانکے دھرتی دے ذریعہ پیدا ہوندا اے جیڑی
 دے لول دی جیوں لول دے تے ٹوڑا دیوں لے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 سافوں دے تصویر اپنے توں پچاں دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 دے
 دے

نہایتی پیچھے صوفی کی شوق دی تھاں ادا دے نیسوں ایس دا کردار برنڈا چڑیں دے موجودہ
 تے صوفی دے لول دے فانی دا احساس ایتھدا اے۔ شاعر دی تاں اداکھ سبیلے یقین دی کھڈی توں پھڑ
 دے۔ سماجی نظام دے لول لول دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 دے
 دے
 دے
 دے
 دے

بلا ہوا کو کھیاں کھدا اوسیں جین بھا لول چھپا ہے
 دھنڈھائی تھیاں لکی، اوسیں سپرد دے نہیں دھنڈھائی
 لے جیں فیروز سائیں دا اداکھ دیاں کوں چھڑے

الوریتیک احوال

شاہ حسین دا اثر دوجیاں شاعراں تے

ہرمج پاکستان سے بلند دج اسلام سے چیدن دا سہرا ہوجی صوفیاں تے مددیشاں سے نہی
 بدعا یا سکدا اسے۔ ریڑسی جا سے بچتے ایناں لوکاں کلاتے شرف دیاں میریوں وق پنا دیہ نہیں ہا
 بہر فوس سن جیہاں پہل پریار دی خاطر دنیا بہان دی مال دوست تے پیش ضرب نوں عزت مل نمود
 تے چار محبت جانی چارہ تے مساوت دا پرچار کسے خدا دی مخلوق نوں ال پرورد بنا دتا۔ اور ہا
 دا ای دل لہدہ سی چپڑے جاہر سلطاناں سے سائے ہی تے متقی حق کس نوں نہیں کڑے سن۔ اینہاں
 دی گل گل دج طومر نیک یقی تے پچائی سی۔ اینہاں دا ہر گل بے لوث تے ریا قوں دای سی ہا
 جو کہ فوہ نوں آکھتے سن دس نے آپ دی حق کسے دکھ دیکھ سن۔ اینہاں دی سے ہا
 قوں سے طرح لے لہد لائی دی ہر ہیں آوندی ہا۔ ایہہ اقد دے حق سن۔ متے تھتے ہاں کدے ہا
 ایہہ مخلوق دی خدمت نوں سہر نوں دڑی عبادت تے اوسس دی جدائی نوں رفا جی حاصل ہا ہا
 سہر نوں وڈا دسید بھدے سن۔ اینہاں پاک مداحن دای مدق اسے کہ یں تیکر برمی دو سہ
 سے نام ہو موبو دیں۔

ایہاں نیک پاک دردیشاں دہوں اک شاہ حسین دی سنس جیڑے تھیر میری جیڑوں ہادتا۔ اسے
 شہر دج بچے تے جلال الدین اکبر سے بہر دج پرداں ہڑے۔ اینہاں سے داسے پرداں سے نمود
 یکن اینہاں سے ہا ہاں اسلام قوں بکت تے صلیح عثمان سے مال مال مستور ہوئے۔ یسین لے رت
 دے دستور موجب اپنی مدھی تعمیر اک مسیت دج شروع یقی۔ ایس دوران دج ستین ہون جیڑ
 جیڑیں اینہاں دی ملاقات ہوئی اسے جس ستانی مال اینہاں مدحانی لہلاں تے یقیں ایہہ لہ زور سے
 سے ہر سے نوں معلوم اسے۔ حضرت دنا گج بخش دے حزارتے جیڑیں اینہاں واسطے دڑی جی دنا گج
 سی طرف سے آخری ستانی سالوں دج اینہاں تے مستور دی تے جذب دسر دی بیعت پجالی ہا۔ ہا
 ایسے مستوری دی حالت دج اینہاں دیاں نظراں دج اک ہا ہن مشا جی گیا سی ہا ہاں۔ دھو مال سی۔
 دھو دے عشق دج حسین لہوں رنگو گیا کہ دھو تے حسین لک جان دو قالب جو گئے۔ تے حسین جی۔

ہی دسیاں لوک مادھو دی سنس ہو گیا ہا زور دی منزل تے کرن دے بعد حقیقت لسی ہوئی پڑھن لئی
 تے دنا نوں ہا اسی چھڈ دتا تے فقیری دا رعب دھار لیا۔
 سول پیر ہونڈ سے نہ قیری یا مدیشی (صوف) کیہ چیز سے ہا فقیری اک ذوق تے وہد لی چیز سے
 ہا ہر مطلق انسانی قلب مال اسے۔ ایہہ اک خاص قسم دا اندز نظر اسے۔ حضرت عیہ ہندادی کہتے
 ہا مدیشی انسان اللہ سے سوا کے مال خلق نہ یکن داناں اسے۔ حضرت شعلی اکھڑے میں کہ
 شعلی صلیح مدیہ دے سی ہور کے نوں نہ دیکھیا ہا۔ تے حضرت ذوالنور عسکری راقول
 سے کہہ نوں پھٹ کے اک سہر دا ہو جانا فقیری تے مدیشی سے۔ اینہاں ساروں دیکھاں دا چھڈ
 تے ہا تے دنیا قوں عزت اسے۔ جیڑیں انسان اپنی محبت و مرکزی نقطہ سٹ پروردگار نوں بچے۔
 ہا ہر محبت دج ایہی نظراں دج دنیا تے مایہاں دی قدر قیمت صبر ہا سے اوہ سچا تے پکا
 مدیش تے فقیر اسے۔

ایں حال تک پہنچن لئی سڈے صوفی ہندواں نے کئی راہ نظر رکھے ہیں۔ اینہاں ساراں دھول چار
 لے سہو میں۔ ہنس دے ناں چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ نے نقشہ ہدیہ میں۔ چپکے تناس دی نسبت
 عرب جی برم اللہ ویر مال دتی ہادی اسے تے آخری دج نسبت حضرت ابوہریرہؓ ناں سے چشتیہ سہر
 دے کوئی عرب خواجہ حسین الدین الجیراؓ ہیں۔ اینہاں نے دانا دہار تے ہد مشی کیتی سی تے ہد ختم
 ہوں قوں کیا سی۔

کئی فنس فیض عام سہر نور خدا۔ ناقصاں دا پیر مال کاٹاں دا ہا ہا
 شاہ حسین دی دنا گج بخش وائر معتقد تے روحانی مرید سی۔ ایس واسطے شاہ حسین نے اپت
 کوہ شعلی تک پہنچن لئی ہا۔ مادھو حصار لیتا اوہ چشت اہل بہشت دا راہ اسے۔ چشتیہ سہر دی خاص
 صحبت ایہہ اسے۔ لہہ ہا شروشاوی و سماع (قوالی) تے موسیقی (راگ) ناں پکار رکھ اسے۔ شوق دی
 لک کر من واسطے ایہہ راگ دی تاثیر دے دھیرے قائل ہیں۔ اینہاں سے اکٹ لکھدی سماع تے
 قوالی دے محنت خلاف نہیں تے شریعت دے اعظام دے متقی مال ہا ہند نہیں۔

سماع تے موسیقی دے جہاز تے عدم جواز دے تفصیلی بحث کرن دا ایہہ موقع نہیں۔ مسلمان
 دناں، سونیاں، عیسیاں تے منکراں نے بہتی دفعہ ایس موضوع نے اظہار خیال کیا اسے طبعی لوکاں دا مقولہ
 اسے کہ جیہاں ملی جہاں دے اظہار قوں دناں قاهر ہوندی اسے اوہناں نوں نقد اپنی سہرا، دھو مال
 بیٹھ تے لکھ وڈیا مال او اکر دے اسے ایس جونی ناں کر دے کہ نفس انسانی اوسس تے مشتق

ایہاں ہی اپنی کافی وضع کیا اسے ہے
ماتے قول میںوں کھڑیاں دی گل نہ آکھ

بھٹے بھٹے بھٹے نام کھڑیاں دا کداں سیاہوں دے ساہی
حق نکاح تداہیں پڑھیا جودوں آہا موزہ بشتی فی
سڈیں سپہر چاغا دگا بھوں خیا ورسو ہا پیر دا چاک لی
تہا حصیں نے اپنی کافی مٹا وضع اپنی کہہ دیا اسے ہے

لی دے مینوں کھڑیاں دی گل نہ آکھ
راجن بیز میں راجس دی جڑوں فوں کوڑی جھاک
لک ۲۷ فی پیر کلی ہوئی پیرے دا ورہاک
کے حسین فقہ مائیں دا جانجی اللہ پاک

تیا شامیں دے آتے شامیں دے سگ پڑھیا اسے او شہ شرف مرید دی اسے۔ ایہاں
دے ہانے میں محمد صاحب بہت املوک وضع کھنکے میں ہے
سنی شرف شرف دے دے کھنکے شہ شرف دے پندھ پیاں فوں رہ وفاق راہ پراوس دے
شاہ شرف جودی موضع مرید قلیل پکوں قطع جہم دے دیس سن۔ آپ بہادرت وطر تری محل تہہ
دے ہمعصر سن۔ ایہاں دے آکھ پڑھیا اسے ہے

دیں سوئی نہ گئی پتہ میں تاں س دے کریں
"ماہیں غنڈا میل گھیری میں نے بہ کھیاں تے دھواں شاہ شرف مہم مانی میں تے چا رہاں گل دھواں
تے شاہ حصیں اپنی کافی مٹا وضع اپنی کیا اسے ہے
پاویں گا دیر صاحب دالوق پور میں جوں ہوئے "کڑی پکی مائیں خوں جوں دے دھوئے
ایہاں دی کافی مٹا وضع اپنی وضع اسے ہے
رہاں مول نہ سوندی

جس تن دھور دی کو سوئی تن رورہی "بھاری دی بیجے کڑی شکی ہوئی نہ سوندی
"چارے پھیرے پکڑوئے کڑی مل دھوادی دھواں دالوق تیرب غنڈا دھوئی نہ سوندی
کے حسین فقہ مائیں جو گھیا سوسو ہوندا ہی

نہ تبت دھ پورہ ج سے ہے

بھٹے پ بھٹے پکے دی یاری نیویں دل فوں بٹک یوے
مٹے سے صے واقف ہانے صورت تک جیوے
امل جاتا کھ جامل جوسی پر شٹاں دھل پورے
"مٹا مٹا بڑ کھیاں کھاہ سیں مس مس فوں جیوے
ملی شاہ حصیں اپنی کافی مٹا وضع اپنی کہنکے میں ہے

جوں سیں موزوں شہ ریاست
"جدا جود بڑھیاں کھاہ سیں مس مٹا فوں چھٹا ہے
دھنڈ پرتی میں تی سیں سورو مائیں دھو تیا ہے
کے حسین فقہ مائیں دا اسیں نہیں ٹپ نظا ہے
نوعا تہ میں تے شاہ حصیں دا رنگ پڑھن دا جھولا دھنڈا اسے او سیت املوک دے
نہ تبت صاحب جود میں۔ میں صاحب بہت املوک وضع کھنکے میں ہے
یہاں الٹ کھنکے پتا و مدت دے دھولا علم کلام دے یاد دہو میں گدے قال فتاویں
"دے تہاں جہاں دے فوں نہ دہر پواںوں رے دی سوا گڈا چھٹی پیر جہاںوں
کے دھ حصیں نے اپنی کافی مٹا وضع اپنی کیا اسے ہے
اکو راجن پل پل مٹدی "پٹے پیر مٹاوں"

"سزاں بہر پل ملی فوں دے آوے
چھٹی لے کے آجا میرا
کے دے پواں سال شاعر اسے شاد دیاں نظماں دا مجموعہ
راتاں بہر پیاں
نیمہ صحت دیاں راتوں کی سیں پتی دھ چاچی دی اسے۔ درد وھوٹے دھان کی سیں دیاں مال پیاں
دی نہیں تو پیرا پواں دھوئیں فٹاں مٹاں سواں کتاب چھپ کی اسے۔
مکتبہ۔ پنچنی ادب۔ سنت شہر۔ لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

پنجابی ادب لاہور

وہ جو تے ہوئے دے اندر ہوتی وق میں ہوئے۔

۳

بیداری سے اس غریب سے تخت اسی شاہ جیت دیں لایوں را خطہ کربے سال سافریہ و
اسے کہ پہلی دے موئی شاعر وچو چنا گہ بیداری را تو بہ تہ حسین کور اسے اپنا شاعر دوسے
سے کور ہیں۔ نصرت وال کتعمہ میں تحقیق بیداری یا سطلے تعوری حالت را تو بہ بہت ہوئے بہت
وہے ہی سطلے آؤدہ سے۔ پیر یہ ہوں تان شاید وہناں لساناں واسطے سے جیناں دے قہیب
پارے دی طرح بہ وہیے قہیب سے جیناں وے دل واسطے بدمی ال صورت کور ہوئے
سہیں سوزا شاہ حسین یس پدمرتوں بہت گئے ہیں۔

شاہ حسین دی شاعری دے سہیں "دی دات اب احیاء مشکل تے قلم حالات کور سے کور
بد زندگی و سار قہیبی تا بہ شاہ ہو گیا اسے۔ وہ غلبی تو بہ جس سے اثر سہی بیداری کور ہو گیا
گئی سے۔ اہل مشاہد و محسوس جذبہ تے فکر اک اسی حالت وے تخت جے ہی جیڑے اک دوسے
کوں کدی دی شکہ نہیں ہو سکے۔

نہیں دل دل دیو بہاں میں سوہنا سخن گھر آیا سے
جس سخن کور میں ڈھونڈ رہی ماں سوہن میں پاداسے
دیہ تان آئین میرا جیسا سدا دانا تے کور سدا اسے
لے حسین لقا ماناں رشید دوست طایر اسے
ماہی ماہی کور کدی میں آسے رہیں سوہن
رہیں رہیں میوں سبجو آکر میرے آکھو کوئی
س تہ کور میں ڈھونڈ رہی ڈھونڈ رہا شوہ سوہی
سے حسن سدا دانا تے طیل بل حل گیارہ اسی

یہ وہ حالت اسے جہوں بیداری دا گہر دناں اپنے بھلائی سے رہا اسے تے دیا اک نئی سے دے
وانک کھٹ کے شوہ دے چلا دے وانک سے حقیقت کور سے۔ بہن بیداری را کور تھا اسے تے دی مٹا بہ
"سائش" "بتر" "سچ" اسے تے تہ اسے۔ اس کور کھٹ کے سادگی دیا بڑی اسے تے جے اسے۔
ماں ہوئے سے نہ لکھتا ماں نام سائش و بہن
س تکیہ تیر ساکت اس من پنا کھاونا

پہلی نوبت

شاہ حسین بارے کتاباں

مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور

مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور

مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور

مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور
مات ہاموں میں سے۔ شاہ حسین کور صاحب دیو پاداسے اسے دوسوں میں سے مشہور و نامور

یوں کہ ۹۳۰ سالوں میں کسی عورت کی عمر نہ ہو

اس سبب نام میں یہ لکھا کہ میرا رب حقیقت حق
ہم کہے کہ کہ دشمن انشاؤں بعد ہفتاد ایک ہفتاد
یعنی قیامت انفرجی شمس وچ شروع ہوتی گئی اس شاہ حسین کی شمس وچ رب فرما
ہوئے۔ میں حساب مال ۹۳۰ دسے ہفتے میں۔

مگر نے پنا لونی حق رہے میں دسیا میں یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
یہاں سے بعد تارشی ناس شمس وچ میں یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
یہاں سے بعد تارشی ناس شمس وچ میں یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

چاہے کہ وہ شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
نام تاریخ عودہ زحل شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
خواست ہاشم بھر پور دیکھ کر نام پند ہشتاد
مگر نے دسیا اسے کہ شاہ حسین بعد شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
شاہ فیروز (فیروز تغلق) دسے دسے شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
تھے پچ و تیر گھنٹے میں۔

کہ کہ آں بوقت را گوم دوہ در عاف ہوئے در
ورنہ در زلزلہ پڑا ہوا ہے
مگر نے دسیا اسے کہ شاہ حسین بعد شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
شاہ فیروز (فیروز تغلق) دسے دسے شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
تھے پچ و تیر گھنٹے میں۔

کہ کہ آں بوقت را گوم دوہ در عاف ہوئے در
ورنہ در زلزلہ پڑا ہوا ہے
مگر نے دسیا اسے کہ شاہ حسین بعد شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
شاہ فیروز (فیروز تغلق) دسے دسے شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
تھے پچ و تیر گھنٹے میں۔

۱۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

۲۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۳۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۴۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۵۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

۶۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۷۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۸۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۹۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۰۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

۱۱۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۲۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۳۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۴۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۵۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

۱۶۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۷۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۸۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۱۹۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۲۰۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

۲۱۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۲۲۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۲۳۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۲۴۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں
۲۵۔ حقیقت الفقرا (اور ترجمہ)۔ سید سائیں لایہ میں شمس وچ یہاں کی دسیا اسے کہ وہ شمس وچ یہاں

لیورڈ شاہ شفیق دیکھتے ہیں کہ ان کے قوتی ہوں گے ہمارے "حقیقت انقرا" دا ویرو پلا اے۔ پھر
 چاہت اے کہ یہ کتاب اوہناں آپ نہیں وکھی۔ میں ناں اوہنے ویج سب کچھ کھول کے لکھیا ہویا اے
 ۲۔ پنجاب ادب :- ایہ کتاب محمد نور ہورس اردو ویج مئی اے تے موصوفت پاکستان نے پچھو
 ایہدے ۱۷ شاہ حسین بھٹا لکھیا اے چلاویں جی جی لکھی گئی اے۔

۲۸۔ پنجابی شاعراں دا تذکرہ :- یہ کتاب مرحوم مئی مواعظ کشن نے لکھی اے تے محمد علی
 ہورس پرنٹ برکے سنگھ ویج چھاپی اے۔ ایہدے ویج دی کچھ کھلاں نیں ہویں۔

۳۔ شاہ حسین ہورس دی ذات ڈھڈی لکھی گئی اے۔ "میں حقیقت انقرا" دے کھلے کھلے دیکھتا
 اے کہ شاہ حسین ہورس ہاں دھڑا دھڑا حسن نے ہاپ وٹوں کھائے جو ملدا اے کہ کھڑے ہون
 ذات نہ ہووے۔ پر ڈھڈی ج "تاریخ" کے نے ہاپ حقیقت چشتی تے دھیرے تے اوس
 ذات ڈھڈا ماحولت لکھی اے۔

۴۔ کشتہ جی نے لکھا تے شیخ عثمان نے رومانی کماں مئی تھوار چھڈ کے حدی دی شریں مئی تھو
 داکم کرن رگے۔ شاہ حسین لکھتے ہیں۔

۵۔ ناؤں حسینا تے ذات جلاا گایاں دیندیاں تائیاں دیاں

ایں آنتے شریں لکھی ساہیوں ملہ مہیاں پھلایاں نیں۔ بیویں ذات شاہ ناں جات ہوی دے
 مولوی غلام رسول ناں طالعہ د ناں جوڑن ناں لکھیوں توں بھٹے جھٹے کے میں جی تہ مہیاں
 دے "ناؤں حسینا" تے ذات جلاا "حسن" ناں سے نے اوہناں توں اسے نے اوہناں دے جوڑنے
 کے نے اوہناں دے نامے توں جھایاں داکم کر دے بنا دیا اے۔ پور تھیں ہور ڈھڈی لکھی تے
 مقصوب لکھ دے ہندو سکھ لکھاریں توں تار ایہ دی لکھن دا موکھ نہ آ گیا کہ اوہناں دے کرا
 عربی سی تے ایں ہاروں اوہناں ہندو مذہب پھل کے سنگھ توہا۔

۶۔ ویج ساہیاں توں لکھ مہی "حقیقت انقرا" دے اوس شعر توں موٹی اے جیہدے ویج لکھ
 لکھیا دے۔ شاہ حسین ہورس "علم فقیری" دے جھانہ سن تار تار توں دھیرے لکھ دے تے ہور
 لکھ جوڑن دے لکھس جیہدے توں یار توں نے قے کھڑے۔ بیویں ذات شاہ ناں موٹی دتا
 لکھیا سی۔

۷۔ ذات شاہ ہورس جارت بھاک بھریے۔

۸۔ بیٹول دریاں پا لکھا اے کہ وہ جیوٹ ویج کھل دے ہن والے سس یہ دے۔

۱۔ مین جیہدے دے دھری دے مہی۔

۲۔ ہورس تاریخ ولادت ۱۹۴۴ لکھی گئی اے۔ ایہ دی لکھا اے۔ ہورس ہورس ۱۹۴۴ لکھی گئی اے۔
 ۳۔ میں جیہدے حقیقت انقرا ویج لکھا اے۔

۴۔ مین جیہدے دے دھری دے مہی۔

۵۔ دی کھڑے ویج مہی توں پلا اے ہورس۔

۱۱۔ پنجابی ادب کی تاریخ :- ایہ کتاب قریشی احمد سی ہورس اردو ویج مئی دے تے ۱۹۶۴ میں لکھی
 دے دی تھیں ہورس دھج سال ۱۹۵۲ میں لکھی گئی اے۔ اصل ۱۹۴۵ اے تے جیہدے نے
 دے دی لکھا نہیں۔

۱۲۔ ایاں شاہ حسین :- جیہدے مئی ہورس شاہ حسین دیاں لکھاں دا اردو ویج مرحوم رومانی دے تے
 ۱۳۔ ویج مہی اے۔ جیہدے دی دھیر ساہیاں لکھیاں نیں جیہدے۔

۱۴۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ استاد مولوی لکھتے تھیں "ایہ لکھاں جی دھیر مہی مہی ہورس ایہنا
 دے ہن ناں ہورس دے استاد ناں جھاک ہورس لکھا اے۔

۱۵۔ مہی دھانی توں جیوٹ مہی دے جیہدے دے جیہدے دے جیہدے دے جیہدے دے جیہدے دے جیہدے دے
 ۱۶۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ ایہ دی لکھا اے۔

۱۷۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ ایہ دی لکھا اے۔

۱۸۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ ایہ دی لکھا اے۔

۱۹۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ ایہ دی لکھا اے۔

۲۰۔ لکھا اے "تذکرہ شاعرانہ"۔ ایہ دی لکھا اے۔

[illegible][illegible][illegible]

موت تھیں سے جتنی حفاظتی تاریخ وچوں حفاظتی ورستھے توں لہجہ لئی اور مدد تھے دیوس بواں وچ
 نائن تھے وہیں دی فطری سیان وچ اپنا بیقام دتا اور پیغام، وہیں مولویاں تھے حکمران (جیرٹے
 مردے قرب دیاں تار لہجے سن، پر عمل توں دھرو دھڑکے سن دی ٹھوڑی سی دے پیر سیٹے
 لہجہ مولویاں دے تھنٹے وچ پیار تے بھٹی چارے دے گیت سن۔ شاعر ٹھیکرے، فانی تے طاں
 گیتے بڑیاں دی سدھیاں داہوں دی مت دیوسے میں۔ پریت توں رہیں ناہواں ناں کیہ کم، دھ
 سر و ماتھ دے نل ہووے تے

سبیل و خدا سے تار سے سٹے گات وہ دل خوشیاں نال ہر دہکے میں ۔ ایہہ اور وہ
 یہ محرم نامہ دستور جہاں سے تھے وہیں دی میسر بھی جانکی لے ۔ ایہہ اکی لیتے پشور و سادین
 دل شرمے وہ خود سے حیدت سے چل نہ کر گئی سٹے ہونے میں ۔ رک و جرمہ پشور و پشور
 دل شرمے تھے پیار کی دنیا حق خوشیاں و سبیل و خدا سے ۔ ۔ ۔ شاد تھے گد سارے اکی
 اور اترام کو سے سہی ۔ اہر با سے مشہور سے رکی اوہے شاد حسین نوں چلے دربار و فتح ملا دین سٹی
 شہ و شہن کیتے ۔ اتے جہاں ۔ پیٹر ایس محبوب عوفی دی یاد دہا نوں ہمیشہ سٹی رہدہ ۔ لکھا جا ہوندا
 کی سے جہاں ہاں ہاں سے ہوتے وہاں ہی نوں اوہاں سے کہاں نوں جمع کرن ہی منتقل طور سے
 نہر کرتا سی ۔ شہ حسین سے فرماں تھے کرتاں وہ ایہہ محمود ۔ یہ تارگی تھے بہار نوں و ہر سٹی
 وہ لکھی ساری سے ہاں تار چھپا ۔ وہ سونہووی حسدی فتح جہاں سے الگ شہرے و قلعے ۔

ان کے بھی بیانیہ لاپرواہی پر دل کی گھٹتی ہوئی کہ جس کے مزار سے ٹپا بہہ حد وسیع تصوف دستِ طاعتی
 کے دلِ باشتہ، چیرے صوفیوں پریت میں نئی ٹکانوں و جواہروں کے وجدوں میں ہمدِ نذیبِ جاہلے
 تہذیبوں کی فی وچوں شعلہ سے ہوئے ستارے، نظاریوں کی خوشی بھوں و لادھی، ایک سو فی سہ
 سے برہنہ ہے جسے حسن نے ٹٹ لیا۔ وہ شعلہ وسیع بھوں کے لاکے شعلے عمرہ کے رب
 سے ہے جو کئے سے اوہناں کی شادی سے زمین تیا گیا۔ اوہناں کی ایسی ابدی آوازوں میں طرح کے
 یوں بیوں کی آمد پھٹا کی ملاوی سے پڑے نے "تھیرا" شیخ مارحور لپیٹے، اوہناں کے بچے اسی
 سے جودیں، بھوں سے اوہناں کیوں و جوں گھڑیا نے یا عیوب سے آئے تھے، وہ اوروں
 کے آہ کہ جب نہیں، جہوں مارحور بھوں و مل تیا تاں و جوں کی صفتیں بھوں کی ہیں وسیع
 کو گیا۔ تھے میں دھتے یہ وہ و جہیں نہیں جہناں کے کئے پڑتو و جہیں توں ساتھ پندوں
 لگاتی جاتی مال پڑا ڈھکی رستہ ہے۔

اتفاق رائے مل رہا گھٹیاں پٹائیاں گئیں
 تے آون ولے تھے نوں رچوٹ جیٹ کرن
 نئی کیا گیا۔

۱۔ موسیقی کیٹی :- نصیر علی (کنویر) شمشیر احمد
 میر احمد شاہ :-

۱۱۔ پبلشنگ کیٹی :- نجم حسین میر (کنویر) پروفیسر عثمان
 ظفر اقبال مرزا، محمد آصف خان، عبدالحق کھوسی
 تے شفقت تنویر مرزا۔

۱۲۔ نمائشی کیٹی :- شیخ عبد السلام (کنویر) محمد عثمان
 محمد افضل خان، بھل حق گوہر، رفعت ملک،
 قریش احمد حسین۔

۱۷۔ شاعرہ کیٹی :- جمنا امیر (کنویر) منیم کاشرا
 راجہ رسالو۔

چار دنوں دا اک لمبائی پروگرام بنایا گیا۔
 خیر اخراجات پورے کرن لئی مختلف اداروں نوں
 من لئی کم دے لائے گئے تے آؤرے جے نوں
 مڑ ملن دا وعدہ کر کے کرائے پھر پھر گئے۔

تہجی جھلکی

تھال :- پاک فی آؤس دی پٹی یز۔
 ویلا :- ۸ بجے رات۔
 راوی :- دو تین بنسے آپس دے ملاں کر
 رہتے ہیں۔

اک آواز :- سنیا اسے کچھ تھال دی
 باب ۱

پہلی آواز :- کیہ گل اسے ؟
 دوجی آواز :- گڈ دے آؤ تھال پٹے دے تھال
 تھال دا اظہن کر دتا اسے۔

تہجی آواز :- ایہہ ای نہیں سکوں اوہناں سبوں
 اداریاں نوں مدد لئی ونگلیا اسے پھر تھال
 تھال جاتا سی۔

پہلی آواز :- کوئی گل نہیں۔ سافوں ایہناں سبوں
 چیریں دا پتہ سی۔

دوجی آواز :- سنیا اسے گڈ ولے پٹے دے تھال
 شامیں دے مڑ تے پادری تھال پٹے
 تے نالے وکلاں نوں گڈ دے دھڑو
 تاشدہ وی کروا رہے ہیں۔

پہلی آواز :- ایہہ وی پنجابی زبان دی تے دوجی
 گروپ دی جیت اسے۔

دوجی آواز :- اوہ کیوں ؟
 پہلی آواز :- اوہ ایس طرح پٹی پٹی گڈے پٹے
 گروپ نوں محض ایس لئی قول دتا سی
 اوہنے جیسی دے مٹا کے بڑی شہرت
 حاصل کر لئی اسے۔ تے توڑن دے
 پچھے رہ گئے تھیں سکوں ایہوں تہجی پروگرام
 اوہناں نوں پنجابی گروپ دے حوالے کر
 پاؤ کر دے سن۔ آج اوہ ای شامیں
 آئے کچھ پٹا سب نہیں۔

راوی :- دوجی پادری دے تھال
 مولا دے تھال۔

پوختی جھلکی

تھال ہرپاک فی آؤس
 ویلا :- ۸ بجے صبح

راوی :- پاک فی آؤس دے کچھ تھال تے
 اک دوجی پادری میں کھاتی ہوئی سی۔ ڈاکٹر تھال پٹے
 گڈ دے تھال تے پادریوں آون ولے
 میں تھال مڑ تے تھال مڑ تے رہے ہیں۔

انہوں، بیٹھ تے نیوچر تھال تھال پٹے پورے
 پادریوں تھال مڑ تھال۔ اخیر مقررہ وقت آئے ایہناں
 تھال دی پادری دے مڑ تھال مڑ تھال
 تے پڈ لیا دس تھال دے سرور ڈاکٹر تھال پٹے
 دھڑو، راوی تھال، گروپ تھال، پکوال، پکوال، پکوال،
 لپا، دھان، لپا، تھال تے پورے تھال دے تھال
 تے شام دی شام سن۔

ایہہ مجلس دا پہلا قدم سی ایہہ دے بعد تمام نوں
 پادری گڈ دے تھال دے پادری آؤ تھال دے
 تھال دی مڈا دے تھال ایہہ تھال دے تھال
 ایہہ تھال تے اوہناں دیاں کافیاں سارے آؤ تھال
 تھال گئیاں گئیاں۔

تھال نوں دے تھال گڈ دے تھال
 تھال تے پادریاں دی تھال گئی۔ تھال دے
 تھال دی تھال، اوہناں تے کونٹھن تے تھال
 دی تھال۔ تے رات نوں اک جروں مشاعرہ ہو چکا
 رات دے دو بجے تھال جاری رہیا۔

تھال دے شیعہ تھال تھال دے تھال
 ایہہ مجلس دا آخری پروگرام سی۔ تے مجلس دیاں گئیاں
 تھال خواب کچھ چر پٹاں دیکھیا سی ایہہ اوہنی بکی
 جی تھال سی۔

ایس جیلے دے۔

۱۔ پٹاؤر توں تھال دے کچھ کچھ تھال
 اوہناں تھال تھال۔

۲۔ پٹاؤر توں تھال دے کچھ کچھ تھال
 انگریزی انہاں شاہ حسین بارے تھال
 تے تھال تھال۔

۳۔ مجلس شامیں دے تھال تھال
 صوفی شاعر تھال تھال کے تھال
 دھڑو تھال۔

۴۔ ایس جیلے دے تھال ۲۰ ہزار تھال
 ۵۔ مجلس شامیں دے پروگرام نوں تھال
 تھال تھال تھال تھال تھال۔

جیکو مینو فیکچرنگ کارپوریشن

کے تیار کردہ وائرمپ
ہائی لینڈ فٹ بلندی تک۔ ہر سائز میں (پچھلے سے ۶)
نٹری فیوگل پیمپ و ڈیپ ویل کشن پیمپ

• برائے استعمال ہے •
گھروں، کارخانہ جات، اسکولوں، ہارٹ فائل، کولڈ اسٹوریج، فیکٹریوں اور زرعی کاموں کے لئے مشہور
ان کی پاسداری اور مضبوطی کی ہم گارنٹی دیتے ہیں۔
ہائی کی ہر قسم کی ضروریات کے لئے ہم سے مشورہ کیجئے۔
ڈیلرز: گیلانی ایکٹرک کمپنی، ایم۔ ایکلوڈ روڈ لاہور / ریلوے روڈ سیالکوٹ
جیکو مینو فیکچرنگ کارپوریشن کٹوال روڈ گوہر پور سیالکوٹ

میلہ شاہ حسین کے مبارک موقع پر
شاہ کے پر و انوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

لی لینڈ اینڈ کمپنی سیالکوٹ

(سپورٹس گڈز سپلائرسٹ)
مینو فیکچرنگ ایکسپورٹرز اینڈ ایمپورٹرز

ہمارے تیار کردہ مصنوعات مثلاً ٹکٹ بال، والی بال ٹینس ویڈ ٹینس ریکٹ، ہکی سٹک، ہکی بال، کرکٹ بال، اپنے
اپنے اپنے معیار اور معیاری کی وجہ سے بیرونی ملک میں بے حد مقبول ہیں۔ اور ہمارے
کی صورت میں ملک کے اقتصادی نظام کو مستحکم بنانے میں شاندار رول ادا کر رہے ہیں۔
منجانبہ: شیخ مقبول الہی مینجنگ پارٹنر لی لینڈ اینڈ کمپنی سیالکوٹ

آؤ پچو! تمہیں کھلائیں کھٹی مٹھی گولیاں

پاکستان میں تیار ہونے والی واحد کنٹیکشنری۔ اپنے قسم کے لذیذ خوش ذائقہ
ڈرپس۔ یہ شاندار پاکستانی تحفے، گیمیں، مزیدار اور نہایت اعلیٰ اہتمام سے تیار کیے
جاتے ہیں۔ کھائیے، کھلائیے اور دوستوں عزیزوں کو تحائف بھیجئے۔

لذیذ خوش ذائقہ سوتیاں

یہ گلی ہماری واحد خصوصیت ہے۔ روزمرہ کے استعمال میں لائیے اور
دعوتوں میں اپنے دسترخوان کی زینت بڑھائیے۔ عید، بقیہ عید کا اجر، اب تحفے۔

کنٹیکشنری

نزد و احسان منزل شاہ عالم مارکیٹ لاہور

METAL PACKAGES LIMITED

(Formerly : EAST PAK TRADERS (Dacca) Ltd.)
MULTAN

MANUFACTURERS OF DECORATED
LACQUERED & PLAIN CONTAINERS
OF ALL TYPE

P.O. BOX NO. 92, VEHARI ROAD,
MULTAN.

GRAM : SILICATE

PHONE : 11

شاہ ماحولان حسین کے ۱۳۴۷ء میں ملائی مہاراجہ مرقع پر
کمیل ایسٹ پاکستانی سیالکوٹ کے مالکان و زمین

شاہ کے حق میں تھیں اور پڑاؤں کو یہ تہہ کیے کرتے ہیں

بھاری ریل کی تیار کردہ ہر قسم کی مصنوعات مثلاً ریل کی بوتلیں، ہر سائز کے گیند، بیٹرنڈ، فٹ شی

ریل کی ٹالیاں، تیرنے والی ٹیڑھیں اور دیگر ریل کی اشیاء کیے ہم سے رابطہ پیدا کریں

المشہور کمیل ایسٹ پاکستانی سیالکوٹ

ملک کے ممتاز دانشوروں نے کہا نورنگی ہیرا اٹل

• جناب پروفیسر عبدالصمد عظیم صاحب (پروفیسر) نے فرمایا کہ یہ ایک
عصر دور سے نورنگی ہیرا اٹل، مشہور کر رہا ہوں۔ میں نے اس کی کئی کئی
صورتح پایا۔ اس کی سبھی بھی تصویریں کی جاسکتی ہیں۔
• جناب حکیم فضل الرحمن صاحب (پروفیسر) نے فرمایا کہ یہ ایک
نورنگی ہیرا اٹل گویا ہے اور اس کے پانچوں کی افزائش اور دفاعی قوت کے لئے
حیوان اٹل ہے۔
• پروفیسر عبدالصمد عظیم صاحب (پروفیسر) نے فرمایا کہ یہ ایک
نورنگی ہیرا اٹل گویا ہے اور اس کے پانچوں کی افزائش اور دفاعی قوت کے لئے
حیوان اٹل ہے۔
• پروفیسر عبدالصمد عظیم صاحب (پروفیسر) نے فرمایا کہ یہ ایک
نورنگی ہیرا اٹل گویا ہے اور اس کے پانچوں کی افزائش اور دفاعی قوت کے لئے
حیوان اٹل ہے۔

تیار کردہ



SUGAR MILLS MACHINERY

1. DRAWING UP OF SPECIFICATIONS AND ESTIMATES.
2. SUPERVISION OF ERECTION.
3. DESIGNING AND MANUFACTURE OF MACHINERY TO SPECIFIC REQUIREMENTS

BY

HIGHLY QUALIFIED AND
EXPERIENCED TECHNOLOGISTS.
CONTACT THE OLDEST SUGAR
MILLS MACHINERY
MANUFACTURERS.

THE

CRESCENT & STAR

INDUSTRIAL COMPANY LTD., G. T. ROAD, GUJARWALA.